حضرۃ مولانا عبدالخالق تلمیذ شاہ انور شاہ کشمیریؒ

حدود اور تعزیرات میں شیعہ ــــــ سنّی متفق ہیں

آئین ساز اسمبلی کی توجہ کیلئے

۲۵ سال گذرنے کے بعد بھی پاکستان آئین سازی کے مرحلہ سے نہیں گذر سکا۔ اب پھر یہ مرحلہ درپیش ہے۔ اور اسلامی آئین سے پیچھا چھڑانے کی خاطر بڑے زور شور سے یہ سراسر پُرفریب مغربی پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی فرقہ بندیاں اس راہ میں حائل ہیں، حالانکہ نہ صرف یہ کہ اہلِ سنت کے تمام فرقے اور گروہ تعزیرات اور قوانین اسلام میں متفق ہیں۔ بلکہ شیعہ مسلک سے ہزار اصولی اور فروعی اختلافات کے باوجود بھی حدود اور تعزیرات اسلام میں شیعہ اور سنی جماعتوں کا ایسا اختلاف نہیں جو اسلامی آئین سازی میں رکاوٹ بن سکے یہاں شیعہ قوانین حدود و تعزیرات کی شکل میں افتراق و اختلاف امت کے افسانہ سنا کر اسلامی آئین سے گریز کرنے والوں کے چیلنج کا اسی طرح منہ توڑ جواب دیا جارہا ہے۔ جیسا کہ آئین میں "مسلمان کی تعریف" کے مسئلہ پر دیا گیا اور جس کا جواب آج تک اسمبلی میں نہیں بن سکا۔ پیش نظر مضمون ایک گوشہ نشین مگر جید اور محقق عالم مولانا عبدالخالق صاحب موضع بیٹ سیال ضلع مظفرگڑھ کا لکھا ہوا ہے۔ جو علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے تلمیذ، مولانا غلام محمد دین پوریؒ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ اور سابق جمعیۃ العلماء ہند پنجاب کے صدر رہ چکے ہیں۔ ہم عمائدین حکومت، قومی اسمبلی اور آئینی کمیٹی کی توجہات اس طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں۔ اگر شیعہ حضرات سمجھیں کہ انکی صحیح یا غلط ترجمانی کی گئی ہے۔ تو الحق انہیں سنجیدہ اور علمی انداز میں اظہار خیال کی دعوت دیتا ہے۔

(سمیع الحق)

عموماً سوال کیا جاتا ہے کہ پاکستان میں مذہب شیعہ و مذہب اہل سنت والجماعت دو مذہب آپس میں مخالف ہیں ہم کس کے موافق قوانین اسلام نافذ کریں، تو بتانا ضروری ہے کہ حدود و تعزیرات دونوں مذاہب میں متفق ہیں۔ ترمیم کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ مذہب اہل شیعہ کی معتبر کتاب فروع کافی کتاب الحدود جلد سوم صفحہ ۱۹۷ میں یہ عبارتیں موجود ہیں۔

۱۔ عن ابی عبد اللہ قال اذا زنی الرجل المحصن رجم ولم یجلد۔

دوسری عبارت یہ ہے۔

۲۔ وعنه الحر والحرة اذا زنيا جلد كل واحد منهما مائة جلدة فاما المحصن والمحصنة فعليهما الرجم۔

تیسری عبارت یہ ہے۔

۳۔ وعنه الشيخ والشيخة اذا زنيا فارجموهما۔

ان تینوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ شادی شدہ مرد عورت اگر زنا کریں تو ان کو سنگسار کیا جائے گا۔ اور کوڑے نہ لگائے جائیں گے اور کنوارے مرد اور عورت اگر زنا کریں تو ان کو سو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔

چوتھی عبارت۔

۴۔ وعنه رجم رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی شدہ زانی کو سنگسار فرمایا ہے۔

پانچویں عبارت۔

۵۔ عن ابي جعفر قال قضى امير المؤمنين بالمحصن الرجم وفي البكر والبكرة اذا زنيا جلد مائة۔ صفحہ ۱۹۷ جلد ۳ فروع کافی کتاب الحدود۔

ترجمہ: امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت علیؓ ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی شدہ زانی پر رجم کا یعنی سنگساری کا فیصلہ فرمایا اور کنوارے زانی پر سو کوڑے کا۔

اور فروع کافی جلد سوم کتاب الحدود صفحہ ۱۹۷ میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول موجود ہے۔

لا يرجم رجل ولا امرأة حتى يشهد عليه اربعة شهود على الايلاج والادخال وكذا عن ابي عبد الله لا يرجمان حتى يشهد عليهما اربعة شهود على الجماع والايلاج

والادخال كالميل في المكحلة وكذا اذا اقر اربع مرات كما في قصة ماعزؓ۔

ترجمہ: ان اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی زانی پر سزا اس وقت جاری کی جائے گی جبکہ اس پر چار گواہ گواہی دیں یا زانی چار مرتبہ خود اقرار کرے۔

اور فروع کافی جلد تین کتاب الحدود ص ۱۰۴ میں یہ عبارت موجود ہے۔

عن ابی جعفر وابی عبد اللہ لا حد علی المستکرھة وعلی من استکرھھا القتل۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ امام محمد باقر اور امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جس عورت کے ساتھ کسی مرد نے جبراً زنا کیا ہو تو اس عورت پر کوئی حد نہیں بری ہے اور جس شخص نے اس سے جبراً زنا کیا اس پر قتل ہے

اور فروع کافی جلد ۳ کتاب الحدود ص ۱۰۵ میں یہ عبارت موجود ہے۔

عن ابی جعفر وامیر المومنین لا حد علی المجنونة۔

ترجمہ: امام محمد باقر اور امیر المومنین حضرت علیؓ بن طالب فرماتے ہیں۔ اگر مجنونہ یعنی دیوانی عورت سے کوئی زنا کرے تو اس عورت پر کوئی حد نہیں اور زانی پر حد ہے۔

لوطی کی سزا | جو لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرے اس کو لوطی کہتے ہیں اس کے بارے میں اہل تشیع کی کتاب فروع کافی جلد ۳ ص ۱۰۸ کتاب الحدود میں یہ عبارت موجود ہے۔ حد اللوطی مثل حد الزانی ان کان قد احصن رجم والا جلد۔ ترجمہ: امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ لوطی کی سزا وہی ہے جو زانی کی سزا ہے۔ اگر شادی شدہ ہوگا تو سنگسار کیا جائے گا۔ اور اگر کنوارا ہوگا تو کوڑے لگائے جائیں گے۔

اور دوسرا قول امام ابی عبد اللہ کا یہ ہے کہ شادی شدہ لوطی کو قتل کی سزا دی جائے گی، اور کنوارے کو کوڑے لگائے جائیں گے۔

اور فروع کافی جلد ۳ ص ۱۱۱ کتاب الحدود میں امیر المومنین کی یہ روایت موجود ہے۔

وعنه صلی اللہ علیہ وسلم اما ضربة بالسيف واما القاء من الجبل مشدود اليدين والرجلين واما الاحراق بالنار فليختر ايهن شاء۔

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ لوطی کی سزا یا تو تلوار ہے یا اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر پہاڑ سے گرانا ہے۔ یا آگ میں جلانا ہے۔ امام کے اختیار میں ہے۔ جیسا چاہے کرے۔

حد السحاق | دو عورتیں آپس میں　　　قضائے شہوت کریں۔ تو اس کی سزا امام محمد باقر

نے وہی فرمائی ہے جو زانی کی سزا ہے۔ یعنی جَلْدَ مائۃ۔ سو کوڑے۔ صلا جلد ۳ فروع کافی کتاب الحدود۔

جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کی سزا | فروع کافی جلد ۳ کتاب الحدود صلا میں یہ عبارت موجود ہے کہ عن ابی جعفر یجدون الحد و یغرم قیمۃ البہیمۃ ان کانت لغیرہ و تذبح و تحرق و تدفن ان کانت مما یوکل وان کانت مما یرکب اغرم قیمتھا و اُخرجت الی بلدۃ اُخریٰ و یجلدون الحد۔

وعن ابی الحسن رضا یضرب خمسۃ وعشرین سوطا و تو خذ منہ قیمتھا ان کانت لغیرہ۔

ترجمہ: امام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جانور سے بدفعلی کرنے والے کو حد سے کم سزا دی جائے گی۔ یعنی حد کی کم سزا اسی کوڑے ہے۔ تو جانور سے بدفعلی کرنے والے کو اسی کوڑوں سے کم سزا دی جائے گی۔

— اور جانوروں کی قیمت بطور تاوان اس سے لے لی جائے گی، اگر جانور غیر کا ہو۔ اور جانور ذبح کرکے جلایا جائے گا۔ اور پھر دفن کیا جائے گا، اگر جانور ماکولات سے (حلال) ہو اور اگر مرکوبات (سواری) میں سے ہو تو اس کی قیمت بطور تاوان دلا کر اس جانور کو کسی دوسرے شہر بھیج دیا جائے گا۔ اور امام ابوالحسن رضا کا قول ہے کہ اس کو پچیس ۲۵ کوڑے بطور تعزیر لگائے جائیں گے۔

قاذف کی سزا | جو شخص دوسرے کو ناحق زنا کی تہمت لگائے تو فروع کافی جلد ۳ کتاب الحدود صلا میں امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ اور امام ابوجعفر محمد باقرؒ اور امام ابوعبداللہ سے یہ قول موجود ہے کہ ثمانون جلدۃ کہ اسی کوڑے اس کو لگائے جائیں گے۔ اور جو شخص اپنی عورت کو زنا کی ناحق تہمت دے تو لعان کرایا جائے گا۔ جیساکہ قرآن کریم میں ہے۔ اگر تہمت دہندہ اپنے آپ کو جھوٹا قرار دے تو اس کو حد قذف کی لگائی جائے گی۔ اسی درے۔ اگر عورت لعان سے گریز کرے تو اس کو زنا کی سزا دی جائیگی۔

شراب پینے کی سزا | فروع کافی جلد ۳ صلا کتاب الحدود میں امام ابوعبداللہ اور امیرالمؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا یہ قول موجود ہے۔ ثمانون جلدۃ۔ اسی کوڑے۔ اور امیرالمؤمنینؓ کا صلا میں یہ قول ہے۔ والشارب فی رمضان ضربہ امیرالمؤمنین ثمانین یوما ثم عشرین عند الیوم الثالث رمضان۔

ترجمہ: ایک شخص نے رمضان المبارک میں امیرالمؤمنین کے عہد خلافت میں شراب پی لی — تو امیرالمؤمنین نے اس کو اسی کوڑے ایک دن میں لگائے اور بیس ۲۰ کوڑے دوسرے دن ہتک رمضان کی وجہ سے۔

اور فروع کافی جلد ۳ کتاب الحدود صت۱۲۰ میں یہ عبارت ہے۔ نصاب السرقہ ربع دینار۔ یعنی چوری کا نصاب چوتھائی دینار ہے۔ اور فروع کافی جلد ۳ کتاب الحدود صت۲۲۳ میں امیرالمومنین کا یہ قول موجود ہے۔ لا تقطع فیہ بل فیہ التعزیر۔ جو شخص کسی سے جبراً کوئی چیز چھین لے تو اس میں قطع نہیں یعنی ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ بلکہ اس کو تعزیر دی جائے گی۔

اسی کتاب کے صت۲۲۴ میں امام ابوعبداللہ کا قول نقل ہے۔ حدہ حد السارق۔ یعنی کفن چور کی سزا وہی ہے جو چور کی ہے۔

اور دوسری جگہ ہے : وفی القذف یعزر بالتعزیر ما بین العشر والعشرین سوطاً۔ زنا کے سوا کسی دوسری چیز کی تہمت دینے میں دس اور بیس کوڑوں کے درمیان تعزیر ہے۔ اور امام ابوعبداللہ کے نزدیک چالیس سے کم کوڑوں کی تعزیر دی جائے گی۔

ڈاکہ زنوں کی سزا | فروع کافی جلد ۳ کتاب الحدود صت۱۳۵ میں امام ابوعبداللہ سے یہ عبارت منقول ہے۔ ان قتل واخذ المال قطعت یدہ ورجلہ من خلاف وصلب وان قتل ولم یاخذ مالاً قتل وان اخذ المال ولم یقتل قطعت یدہ ورجلہ من خلاف وان اخاف ولم یاخذ مالا ولم یقتل نفی من الارض۔

ترجمہ : ڈاکو نے کسی راہ گیر کو قتل بھی کیا اور مال بھی چھینا تو اس کے ہاتھ اور پاؤں خلاف جانب سے کاٹے جائیں گے اور اس کو پھانسی پر لٹکایا جائے گا۔ اور اگر راستے میں کسی راہ گیر کو قتل کیا اور مال نہیں لیا تو فقط قتل کیا جائے گا۔ اور اگر مال چھینا اور قتل نہیں کیا تو فقط پاؤں اس کے کاٹے جائیں گے۔ دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں۔ اور اگر اس نے کسی راہ گیر کو فقط ڈرایا نہ اس کا مال چھینا نہ اس کو قتل کیا تو اس ڈاکو کو زمین سے جلاوطن کیا جائے گا۔

اور فروع کافی میں یہ عبارت موجود ہے : عن ابی عبد اللہ جاز العفو قبل الرفع الی الامام لا بعدہ۔ ترجمہ : چور کو معاف کر دینا جائز ہے امام کے پاس نہ لے جانے سے پہلے نہ پیچھے۔

چنانچہ حدود و تعزیرات کے متعلق جو مسائل مذکورہ مذہب شیعہ کی معتبر کتاب فروع کافی سے نقل کیے گئے ہیں۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب الہدایہ کے کتاب الحدود میں بھی یہ مسائل اسی طرح ملتے ہیں۔ فرق محض تھوڑا کالعدم ہے اور کسی مسئلہ میں تو نزاع لفظی سے زیادہ کوئی فرق نہیں ملتا۔ مثلاً مومن کے سنگسار کرنے اور غیر مومن کے کوڑے لگانے کا مسئلہ ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود صت۵۰۹ میں موجود ہے۔ اور حد کیلئے زنا پر چار گواہوں کا شرط ہونا یا زانی کا خود زنا کا خود اقرار کرنا ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود صت۵۰۰

میں موجود ہے۔ اور چار گواہوں کا شرط ہونا قرآن کریم پارہ ۱۸ سورۃ نور میں موجود ہے۔ اور قرآن کریم تمام مسلمانوں کے لئے واجب الایمان اور واجب العمل ہے۔ اس میں کسی مسلمان کو نزاع کرنا جائز نہیں۔ زنا کی شکل کا ہونا ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود ص ۵۰۷ میں موجود ہے۔ اور مستکرہہ اور مجنونہ زانیہ کا حدِ زنا سے بری ہونا ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود کے ص ۵۱۰ میں اور ص ۵۲۲ کے حاشیہ ۴ میں مذکور ہے۔

لوطی کی سزا ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود ص ۵۱۶ میں موجود ہے۔ کہ لوطی کی سزا مثل حدِ زنا کے ہے۔ یہی مذہب سیدنا امام شافعیؒ و امام ابو یوسفؒ اور امام محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ اور سیدنا امام اعظمؒ کے نزدیک تعزیر ہے۔ حد نہیں۔ تو یہ نزاع لفظی ہے۔ بعض آئمہ نے اس کا نام حد رکھا ہے۔ اور بعض آئمہ نے اس کا نام تعزیر رکھا ہے۔ یہ سزا چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے مختلف شکلوں میں جاری کی ہے۔ جیساکہ امیر المومنینؓ کی روایت میں فروع کافی جلد ۲ ص ۱۱۰ میں موجود ہے۔ کہ امام کو اختیار ہے کہ وہ تلوار سے قتل کرے یا ہاتھ پاؤں باندھ کر پہاڑ سے گرائے یا آگ میں اس کو جلا دیا جائے۔ جیساکہ شرح وقایہ کتاب الحدود میں جہاں لوطی کی تعزیر کا ذکر ہے۔ وہاں حاشیہ پر اسی طرح مذکور ہے۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین نے مختلف شکلوں میں یہ سزا جاری کی ہے۔ تو گویا دونوں مذاہب میں حد کہنا یا تعزیر کہنا نزاع لفظی سے زیادہ معلوم نہیں ہوتا۔

جانور سے بدفعلی کی سزا ہدایہ جلد دوم کتاب الحدود ص ۵۱۷ میں موجود ہے۔

قاذف کی سزا یہ سزا اسی کوڑے قرآن کریم سے اور اجماعِ صحابہ سے ثابت ہے۔ اس کا ذکر ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود ص ۵۲۹ میں موجود ہے۔

شراب پینے کی سزا یہ سزا اسی کوڑے اجماع صحابہؓ سے ثابت ہے۔ ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود ص ۵۲۰ میں اس کا ذکر موجود ہے۔

چور کی سزا اس کا ذکر قرآن حکیم پارہ ۶ سورہ مائدہ میں موجود ہے۔ رب العزت فرماتے ہیں — السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیہما (الایۃ) تو یہ سزا چونکہ قرآن حکیم سے ثابت ہے۔ تو اس میں مسلمانوں کا نزاع نہیں ہو سکتا۔ باقی اس میں نصاب سرقہ کا نزاع بعض آئمہ کے نزدیک ربع دینار ہے۔ اور یہ مذہب امام شافعیؒ کا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کا نصاب دس درہم ہے۔ اور سیدنا امام مالکؒ کے نزدیک اس کا نصاب تین درہم ہے۔ ہدایہ جلد ۲ کتاب الحدود ص ۵۳۷ میں ملاحظہ فرمائیں اور مذہب شیعہ میں بھی اس کا نصاب چوتھائی دینار ہے۔ فروع کافی کتاب الحدود جلد ۲ ص ۱۳۰۔

ڈاکہ کی سزا یہ سزا قرآن حکیم میں موجود ہے۔ پارہ ۶ سورہ مائدہ میں موجود ہے۔ آیت شریف: انما

جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ۔۔الخ اور ڈاکو زنی کے جرم کی تفصیل فروع کافی کتاب الحدود ص۲۲ میں اس طرح موجود ہے کہ ڈاکو کسی بے گناہ کو قتل بھی کرے اور اس کا مال بھی چھینے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ قتل کرے۔ مال نہ چھینے۔ تیسری صورت یہ ہے۔ کہ مال چھینے اور قتل نہ کرے۔ چوتھی صورت یہ ہے کہ قتل بھی نہ کرائے اور مال بھی نہ چھینے بلکہ فقط کسی راہ گیر کو ڈرائے۔

پہلی صورت کی سزا مذہب شیعہ میں یہ منقول ہے۔ کہ اس ڈاکو کے ہاتھ پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں اور اس کو پھانسی پر لٹکا جائے۔ دوسری صورت کی سزا یہ ہے۔ کہ ڈاکو کو قتل کیا جائے۔ تیسری صورت کی سزا مذہب شیعہ میں ڈاکو کے ہاتھ پاؤں مختلف جانب سے کاٹے جائیں اور قتل نہ کیا جائے۔ چوتھی صورت کی سزا اہلِ تشیع کے نزدیک ہے۔ نفی فی الارض ہے۔ نفی فی الارض سے مراد بعض آئمہ اہلِ سنت کے نزدیک جلاوطن کرنا ہے۔ اور بعض اہلسنت کے نزدیک ڈاکو کو قتل کرنا ہے۔

تو شیعہ کی معتبر کتاب فروع کافی جلد ۲ ص۱۳۵ نفی من الارض کا مجمل لفظ موجود ہے۔ تو یہ اس سے خالی نہیں کہ اہلِ تشیع نفی من الارض سے یا قید کرنا مراد لیں گے۔ یا جلاوطن کرنا تو اس طرح بعض اہلِ سنت کے موافق ہوگا۔ (وھو المطلوب) اور ہدایہ جلد ۲ ص۵۵۵ میں قطاع الطریق کی تفصیل اور اس پر سزا مرتب ہونے کی جو تفصیل مذکور ہے جیسے یہ تفصیل اور اہلِ تشیع کی کتاب فروع کافی کی تفصیل سے ملتی جلتی ہے۔ جسے پہلے نقل کر دیا گیا۔

الغرض اہلِ سنت والجماعت اور اہلِ تشیع کی کتب سے جو مسائل نقل کر کے پیش خدمت کئے گئے ہیں۔ اسکی غرض یہ ہے کہ پاکستان میں جو قوانین شریعت کے جاری کئے جائیں جیسا کہ ہر مملکت اسلامی کا فرض ہے۔ کہ وہ قوانین اسلام کو نافذ کریں۔ اور کرائیں تو اس میں مذہب شیعہ کا کوئی فرد اور مذہب اہلِ سنت کا کوئی متبع عذر نہ کر سکے گا۔ کہ یہ قوانین ہمارے مذہب کے خلاف ہے۔ لہٰذا یہ نافذ نہ ہونا چاہئے۔

نیز برسرِ اقتدار طبقہ یہ بہانہ نہ بنائیں کہ مذہب شیعہ و مذہب اہلِ سنت۔ یہ دو مذہب آپس میں مخالف ہیں ہم کس کے موافق قوانینِ اسلام نافذ کریں تو اس کا جواب یہی ہے کہ اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے بہت سے مسائل آپس میں موافق ہیں جیسا کہ حدود و تعزیرات کے مسائل بھی دونوں مذاہب کی کتب معتبرہ و مستندہ سے نقل کئے گئے ہیں ـــــ آپ قوانینِ اسلام نافذ کر دیں ان کی برکت سے دوسرے مسائل متنازعہ میں بھی اسلامی قوانین کے نفاذ کی سہولتیں پیدا ہو جائیں گی، اللہ تعالیٰ سے ہم دست بدعا ہیں، اللہ تعالیٰ پاکستان کو صحیح معنی میں اسلام کا مضبوط قلعہ ثابت فرما دے اور ملک کی سالمیت و تحفظ کو برقرار رکھے۔ آمین۔